قد فصلنا الآیات لقوم یفقہون

الحمد للہ کہ درین مرتبۂ چہارم بعد تصحیح مسائل و تطبیقِ عبارتِ اصل نسخۂ عربی و اضافۂ حواشیٔ جدید

جلد ثالث و رابع نور الہدایہ

یعنی

ترجمہ اردو شرح وقایہ

باہتمام راجیٔ غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان تربیت یافتۂ خدمت برادرِ معظم محمد مصطفیٰ خان

در مطبع نظامی واقع کانپور طبع شد

ماشاء الله لا قوة الا بالله

جلد چہارم نور الہدایہ

اردو شرح وقایہ

[illegible]

عظام ہین مثل گنگا جمنا گھاگھرہ وغیرہ ص اپنی زمین کو سینچنا اوس مین سے ایک نہر اپنی زمین کی طرف نکالے سینچنے کے
لیے یا چکی کے لیے اگر عامۂ خلق کو اوس سے مضرت نہ پہونچے اور غیر کی نہر یا کاریز یا کنوین سے جائز نہین کہ اپنے جانورون کو
پانی پلاوے ف اگر نہر کے خراب ہونے کا خوف ہو بسبب کثرت جانورون کے یا اپنی زمین کو سینچے یا درخت مین پانی ڈالے
مگر اوسکی اجازت سے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ گھڑے مین پانی بھر کر اپنے گھر مین لا کر درخت یا سبزہ مین ڈالے صحیح تر قول مین ف
اور بعضون کے نزدیک یہ بھی درست نہین مگر مالک کے اذن سے تاتارخانیہ اور وجیز مین اسی قول کو صحیح کہا ہے طحطاوی ص
جو نہر کسی کی مملوک نہین ہے اوسکی کھدوائی بیت المال مین سے دیجاویگی اور اگر بیت المال مین روپیہ نہووے تو رعایا سے
لی جاویگی ف اور اگر وہ نہ دین تو امام اون سے جبراً لیوے (یعنی سامان کرائی وغیرہ ۱۲) جیسے تیاری لشکر اسلام کیواسطے حموی ص اور جو وہ نہر
مملوک ہے تو نہر والون سے لی جاویگی نہر کے اوپر کی جانب سے نہ پانی پینے والون سے ف یعنی جو اوس نہر مین پانی پیتے ہین
اونسے کھدوائی نہ لیجاویگی اسلیے کہ وہ نہر والے نہین ہین ص اور جس شریک کی زمین سے کھودنے والے بڑھ جاوینگے تو اوسپر باقی
نہر کی کھدوائی لازم نہ آویگی ف امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اور صاحبین رح کے نزدیک سب شریکون پر پوری نہر کی اول سے آخر تک
کی کھدوائی مقرر کر کے حصہ رسد سب سے لی جاویگی ص صحیح ہے دعوی شرب کا بغیر دعوی زمین کے ف یہ استحسان ہے اسلیے کہ کبھی
پانی کی باری کا آدمی مالک ہوتا ہے ارثاً اور کبھی زمین بیچ ڈالی جاتی ہے اور شرب بائع کے لیے رہتا ہے کذا فی الاصل ص ایک
جماعت نے شرب مین جھگڑا کیا تو بقدر اراضی ہر ایک کو تقسیم کر دینگے اور اوپر کی جانب والا نہر روک نہین سکتا اگرچہ اوسکی
زمین سیراب نہین ہوتی ہو بغیر روکے ہوے مگر اور شرکا کی رضامندی سے اور کوئی اوس نہر مین سے دوسری نہر نکال نہین سکتا
یا اوسپر چکی کھڑی نہین کرسکتا یا دولاب یا پل بنا نہین سکتا مگر شرکا کی اجازت سے البتہ اگر چکی اپنی ہی ملک مین رکھے ف
اسطرح سے کہ بطن نہر اور دونون کنارے اوسکے مملوک ہون اور دوسرے شریک کو صرف پانی بہانے کا حق ہووے کذا
فی الاصل ص اور نہر اور پانی کو اوس سے ضرر نہ پہونچے تو ہوسکتا ہے اسی طرح نہر کے مونہ کو چوڑا نہین کرسکتا یا اگر نہر کا
پانی بطور سوراخون کے منقسم تھا اور وہ دنون کے حساب سے بانٹے تو یہ نہین ہوسکتا یا اوس زمین مین پانی لیجاوے جہان کی
باری مقرر نہتھی حق شرب موروث ہوتا ہے اور اوس سے نفع اوٹھانیکے لیے وصیت بھی ہوسکتی ہے اور اوسکی بیع یا اجارہ
یا ہبہ یا تصدق یا مہر یا بدل یا صلح نہین ہوسکتی اگر ایک شخص نے اپنا کھیت پانی سے بھرا ف موافق عادت کے
ورنہ ضامن ہوگا درمختار ص اور اوس سے دوسرے کی زمین مین تری پہونچکے نقصان ہوا یا ڈوب گئی تو ضمان
نہ دیگا اسی طرح اگر دوسرے کے شرب سے اپنی کھیتی سینچی تو تاوان نہ دیگا ف اسواسطے کہ شرب غیر متقوم ہے اور یہی قول ہے
امام خواہرزادہ کا اور جامع صغیر بزدوی مین ہے کہ ضامن ہوگا کذا فی الاصل و درمختار مین ہے کہ فتوی قول اول پر ہے واللہ اعلم

کتاب الاشربۃ

یہ کتاب ہے شرابون کے احکام کے بیان مین حرام ہے خمر اور وہ کچا پانی ہے انگور کا جب وہ جوش مارے اور جھاگ اوٹھاوے
اور نشہ کرنے لگے اگرچہ قلیل ہو ف یا کثیر ہو یعنی ایک قطرہ بھی اوسکا حرام ہے اسلیے کہ وہ نجس عین ہے مثل پیشاب کے
فرمایا اللہ تعالی نے خمر کے حق مین انہ رجس من عمل الشیطان یعنی وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اور لسادیتا ہے اوسکی

حرمت میں بکثرت وارد ہوئی ہیں روایت کی حاکم اور ابو داؤد نے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اللہ تعالیٰ نے لعنت کی خمر پر اور اوسکے پینے والے پر اور اوسکے نچوڑنے والے پر اور اوسکے پلانے والے پر اور اوسکے اوٹھانے والے پر
اور اوسکی قیمت کھانے والے پر اور اوسکے بائع پر اور خریدار پر اور روایت کی امام ابوحنیفہؒ اور نسائی اور دارقطنی نے ابن عباسؓ
سے کہ خمر حرام ہو قلیل ہو اور کثیر اوسکا اور اور شراب بقدر سکر کے یہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور باقی ائمہ کے نزدیک جو چیز
عقل کو زائل کر دیوے اور نشہ لاوے وہ خمر ہو دلیل اونکی حدیث ہے ائمہ ستہ کی ابن عمرؓ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ہر مسکر خمر ہے اور روایت کی جماعت نے سوا بخاری کے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے خمر ان دو درختوں سے
ہوتا ہے یعنی انگور اور کھجور سے صاحب ہدایہ نے دلیل امام کی یہ بیان کی ہے کہ خمر باتفاق اہل لغت انگور کے پانی کو کہتے ہیں
اور حدیث اول میں یحییٰ بن معین نے طعن کیا ہے اور حدیث ثانی سے بیان حکم منظور ہے نہ بیان معنی خمر اور ائمہ حدیث نے
اسکو رد کیا ہے اسطرح کہ حدیث ابن عمرؓ کو اخراج کیا شیخان اور ائمہ اربعہ نے پس یہ اعلیٰ مراتب صحیح میں ہوئی اور طعن یحییٰ
ابن معین کا اوس حدیث میں ثابت نہیں ہے کہا زیلعی نے تخریج ہدایہ میں کہ نہیں دیکھا اس طعن کو کسی کتاب حدیث میں نہیں
دیکھا اور ائمہ لغت مختلف ہیں خمر کی حقیقت میں بعض نے خاص کیا ہے انگور کے پانی سے اور بعض نے ہر مسکر کو عام کہا
ہے اور قاموس میں قول ثانی کو اصح کہا ہے اور دلائل اوسکی صحت کے بہت ہیں ایک قول حضرت عمرؓ کا برسر منبر روبرو جماعت صحابہ
کے کہ خمر پانچ چیزوں سے ہوتا ہے انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور خمر وہ ہے جو زائل کرے اور ڈھانپ لیوے عقل کو
روایت کیا اوسکو بخاری نے اور ظاہر ہے کہ عمرؓ اور صحابہ کرام عرب عرباء اور اعلم باللسان تھے دوسری روایت کی بخاری نے
انسؓ سے کہ جس وقت خمر حرام ہوا سو خمر انگور کا قلیل تھا اور اکثر خمر کھجور کا تھا تیسری روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
نعمان بن بشیرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گیہوں سے خمر ہوتا ہے اور جو سے خمر ہوتا ہے اور تمر سے خمر ہوتا ہے
اور انگور خشک سے خمر ہوتا ہے اور شہد سے خمر ہوتا ہے اور اون لوگوں میں سے جنہوں نے اطلاق کیا خمر کا غیر انگور پر
عمرؓ اور علیؓ اور سعدؓ اور ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ ہیں صحابہ سے اور تابعین
سے سعید بن المسیب اور حسن اور سعید بن جبیر ہیں اور اور لوگ ہیں کہا طحاوی نے کہ جب تعارض واقع ہوا حدیث ابو ہریرہ
اور حدیث نعمان اور حدیث ابن عمرؓ میں کہ جب خمر حرام ہوا مدینے میں تو ان خمروں میں سے کوئی خمر وہاں نہ تھا روایت کیا
اوسکو بخاری نے اور صحابہ اوسکی تعریف اور ماہیت میں مختلف ہو گئے چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ نے تخصیص کی خمر کی
ساتھ انگور کے اور اہل لغت نے بھی اختلاف کیا تو امر متفق علیہ ٹھہرے درمیان ائمہ کے اسی قدر پایا کہ انگور کا نچوڑا ہوا پانی
جب شدید ہو جاوے اور جوش اور جھاگ مارنے لگے تو وہ خمر ہے تو اسی کو اختیار کیا ہے اسلیے کہ امر حرمت کا عظیم ہے جیسے
امر حلت کا یعنی حرمت خمر کی تو قطعی ہے اور منکر اوسکی حرمت کا کافر ہے برخلاف اوسکے جو اور اشربہ کی حرمت کا منکر ہو پس
اسلیے احتیاط ضرور ہوئی کہ خمر کے معنی مختلف فیہ کو چھوڑ کر امر متفق علیہ کو خمر قرار دیا اور اوسکے منکر حرمت کو کافر ٹھہرایا
اور سوا اوسکے اور مسکرات بھی حرام ہیں لیکن حرمت اونکی ظنی ٹھہری واللہ اعلم بالصواب ص اور جھاگ ہونا شرط امام
اعظم کا ہے اور صاحبین کے نزدیک جب شدید ہو گیا اور مسکر ہو گیا اب جھاگ اوٹھنا ضرور نہیں ہے خمر ہو گیا ہے

حرام ہی اگرچہ قلیل ہو اور بعض لوگون کا قول یہ ہی کہ بقدر سکر اوسمین سے حرام ہو ف لیکن یہ قول مردود ہی اس لیے کہ
اللہ تعالی نے خمر کو رجس فرمایا ہی جیسا کہ گذرا اور اوسپر اجماع امت کا ہو گیا کذا فی ط الاصل ص پھر خمر کا حلال جاننے والا
کافر ہی ف اسلیے کہ منکر ہی نص قطعی کا ہدایہ ص اور خمر کا تقوم یعنی قیمت دار ہونا مسلمان کے حق مین ساقط ہی
نہ مالیت اوسکی ف تو اگر خمر کسی مسلمان کا تلف کر دیا تو ضمان لازم نہ آویگا اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لعنت کی خمر کے بائع اور اوسکی قیمت کھانے والے پر اور روایت کی مسلم نے اور محمد نے آثار مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جسنے حرام کیا خمر کو سو اوسی نے حرام کیا اوسکی بیع اور ثمن کھانے کو ص اور حرام ہی مسلمان کو نفع اوٹھانا خمر سے ف
اسلیے کہ انتفاع نجس سے حرام ہی در مختار مین ہی کہ خمر کا جانورون کو پلانا یا اوس سے مٹی تر کرنا دیوار بنانے کو یا اوسکا دیکھنا تماشے
کے واسطے یا دوا مین اوسکا ڈالنا یا تیل مین یا کھانے مین یا اوسکے سوا اور طرح سے استعمال کرنا بالکل حرام ہی مگر سرکہ بنانا یا پیاس
کے سبب سے جان نکلتی ہو اور پانی وغیرہ نملے تو پینا بقدر ضرورت درست ہی اور جو ضرورت سے زیادہ پیئیگا تو اوسپر حد ماریجاویگی
ص اور جو کوئی خمر کو پیئیگا اگرچہ اوسکو نشہ نہووے لیکن حد مارا جاویگا ف چنانچہ دلیل اسکی کتاب الحدود مین گذری
اور سوا خمر کے اور شرابون کے پینے سے حد نہ پڑیگی جب تک نشہ نہووے لیکن محمد کے نزدیک پڑیگی اور اوسی پر فتوی ہی اور
زمانے مین حاکم کیرہ ہی ص اور خمر کو آگ پر پکانے سے اوسکی حرمت نجاویگی ف اسلیے کہ بعد خمر ہو جانیکے پکانا موثر
نہین ہی ہدایہ ص اور جائز ہی سرکہ بنانا خمر کا ف تو درست ہی وہ سرکہ اسی طرح اگر خود بخود سرکہ ہو جاوے اور شافعی کے نزدیک
جائز نہین دلیل شافعی کی حدیث ہی انس کی ابی طلحہ سے کہ پوچھا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کچھ یتیمون کا خمر
میرے پاس ہی تو آپ نے فرمایا کہ بہا دے اوسکو تو کہا مینے کہ سرکہ بنالون اوسکا کہا آپ نے نہین ہم یہ کہتے ہین کہ یہ حدیث
قریب تر ہی اوس زمانے کے جب خمر حرام ہوا تھا اور اوائل مین آپنے واسطے نفرت دلانے کے شراب کے برتنون کا استعمال
بھی منع کر دیا تھا بعد اوسکے بالاتفاق درست ہو گیا اسی واسطے شافعی نے بھی ایک قول مین یہ سرکہ جائز رکھا ہی دوسرے یہ کہ
حضرت نے فرمایا کیا اچھا سالن سرکہ ہی روایت کیا اوسکو مسلم نے جابر سے اور سرکہ اس حدیث مین مطلق ہی تیسرے یہ کہ
علت حرمت خمر کی سکر ہی تو جب سکر زائل ہو گیا تو حرمت بھی جاتی رہیگی پھر جب خمر سرکہ ہو گیا تو جہان تک سرکہ پہنچا ہان تک برتن
پاک ہو گیا اور اوسکے اوپر کی جانب جہان سے خمر گھٹ گیا ہی تبعاً پاک ہو جاویگا یہی مفتی بہ ہی اور ایک روایت مین پاک نہوگا مگر
جب وہ سرکہ وہان ڈالا جاویگا تو علی الفور پاک ہو جاویگا ہدایہ ص اسیطرح حرام ہی طلا یعنی انگور کا پانی جب پکایا جاوے اور
دو تہائی سے کم جلایا جاوے ف طلا اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ مشابہ ہی اونٹ کی طلا کے اور صحیح یہ ہی کہ اسکا
نام باذق ہی اور جو نصف جل جاوے تو اوسکا نام منصف ہی یہ دونون اوزاعی کے نزدیک مباح ہین اور ائمہ اربعہ کے نزدیک
حرام ہین ص اور سکر یعنی کھجور کا پانی اور نقیع زبیب یعنی خشک انگور کا پانی جب کہ اونمین جوش اور شدت پیدا ہو جاوے ف یعنی طلا
اور سکر اور نقیع زبیب جب ہی حرام ہین کہ ان مین جوش اور نشہ پیدا ہو جاوے اور شریک بن عبد اللہ کے نزدیک سکر درست ہی اسواسطے کہ
فرمایا اللہ تعالی نے تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اور ہماری دلیل احادیث اور اجماع صحابہ کا ہی اوسکی حرمت پر اور یہ آیت
ابتدائے اسلام کی ہی جب خمر حلال تھا اور بعضون نے کہا کہ مطلب اس آیت کا یہ ہی کہ کھجور سے تم سکر بناتے ہو اور رزق حسن کو

ترک کرتے ہو کذا فی الاصل والہدایۃ ص اور نجاست اسکی غلیظہ ہے ف اور ایک روایت مین خفیفہ ہے پہلا آور حرام ہونا انکا امام صاحب کے نزدیک جب ہی ہے جس وقت جوش کرے اور شدید ہو اور جھاگ لاوے اور صاحبین کے نزدیک فقط اشتداد کافی ہے مثل شراب کے کذا فی الاصل ص لیکن حرمت انکی ظنی ہے تو منکر اوسکا کافر نہوگا اور خمر کی حرمت قطعی ہے تو منکر اوسکا کافر ہوگا اور درست ہے مثلث انگور کا اگرچہ اوسمین شدت ہوجاوے ف یعنی سکر پیدا ہوجاوے مثلث انگور کا اوسکو کہتے ہین کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوے یہانتک کہ اوسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہ جاوے پھر اوسکو رکھ چھوڑین یہان تک کہ اوسمین شدت ہوجاوے اور جھاگ اوٹھنے لگے اسیطرح اگر اوسمین بعد جلانے کے پتلا کرنیکے لیے تھوڑا سا پانی ڈالکر پھر پکاوین اور اوسکو رکھ چھوڑین یہان تک کہ جوش کرے اور شدید ہو اور جھاگ اوٹھنے لگے اور درست ہے یہ مثلث امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور محمد اور شافعی اور مالک کے نزدیک بالکل حرام ہے کذا فی الاصل اور طلا درحقیقت اسی کا نام ہے درمختار مین ہے کہ پینا مثلث کا کبار صحابہ سے ثابت ہے ص اسیطرح نبیذ چھوہرے کا یا انگور خشک کا جب تھوڑا سا پکا لیا جاوے اگرچہ اوسمین شدت ہوجاوے لیکن ان نبیذون کا اس مقدار تک پینا درست ہے کہ نشہ نکرے اور لہو و طرب کے قصد سے نپیوے بلکہ قوت کے لیے استعمال کرے ف ورنہ امام صاحب کے نزدیک بھی حرام ہے دلیل امام اعظم کی حدیث ہے علی کی کہ فرمایا حضرت نے حرام کیا اللہ تعالی نے خمر کو بالکل اور اور مسکرات کو بقدر سکر روایت کیا اوسکو عقیلی نے اور کہا کہ اسناد مین اوسکی عبدالرحمن مجہول ہے اور حدیث اوسکی غیر محفوظ ہے البتہ یہ ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے روایت کیا اوسکو ابو حنیفہ اور دارقطنی نے جیسا گذرا اور روایت کیا نسائی نے حلت کو مثلث کی حضرت عمر سے تو حرام امام صاحب کے نزدیک صرف آخر کا پیالہ ہے جس سے نشہ ہوا اور محمد اور شافعی اور مالک کے نزدیک یہ سب حرام ہین قلیل اور کثیر ان کا اسلیے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز کا کثیر مسکر ہو سو اوسکا قلیل بھی حرام ہے روایت کیا اوسکو احمد اور چارون عالمون نے جابر سے اور صحیح کیا اوسکو ابن حبان نے اور روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے عایشہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز کا ایک فرق مسکر ہووے تو اوسکا ایک کف بھر بھی حرام ہے اور بہت سے علما نے فتوی دیا ہے محمد کے قول پر اس زمانے مین اسلیے کہ فاسق ان چیزون کا استعمال کرتے ہین واسطے سکر کے اور شاید امام اعظم کو یہ حدیثین نہین پہنچین واللہ اعلم ص اسیطرح درست ہے خلیطان یعنی چھوہرا اور انگور خشک کو ملاکر بھگو دین اور تھوڑا سا پکاکر اوسکو چھوڑ دین یہان تک کہ جوش مارے اور شدید ہوجاوے جب اوسکو پیوے بغیر لہو و طرب کے ف دلیل حلت کی وہ حدیث ہے جسکو ابن ماجہ نے روایت کیا عایشہ صدیقہ سے کہ ہم مٹھی بھر تمر اور مٹھی بھر انگور خشک بھگو رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سو جو صبح کو تر کرتے تھے تو آپ شام کو اوسکو پیتے تھے اور جو شام کو تر کرتے تھے تو آپ صبح کو اوسکو پیتے تھے اور محمد بن الحسن نے کتاب الآثار مین بلاغاً ابن عمر کا ابن زیاد کو خلیطان روایت کیا ہے اور وہ جو حدیث جابر مین جسکو روایت کیا ائمہ ستہ نے ممانعت اسکی منقول ہے تو محمول ہے اوپر ابتدا اسلام کے ہدایہ ص اسیطرح درست ہے نبیذ شہد اور انجیر اور گیہون اور جو اور جوار کا اگرچہ پکایا نجاوے بغیر لہو و طرب کے ف امام صاحب کے نزدیک ہدایہ مین ہے کہ انکے پینے والے کو حد نپڑیگی اگرچہ مست ہوجاوے اور محمد کے نزدیک یہ سب حرام ہین مطلقاً اور یہی مفتی بہ ہے اور اوسکے پینے والے کو حد پڑیگی اگر مست ہوجاوے بقول اصح مفتی زماننا کذا فی الدر المختار ص اور درست ہے سرکہ بنانا خمر کا اگرچہ کوئی چیز اوسمین ڈالکر بناوے اور نبیذ انا تونبون اور سبز گھڑون اور مرتبان اور روغن قیر ملے ہوے برتنون اور لکڑی کے برتنون مین ف اسواسطے کہ محمد نے

کتاب الآثار میں بسند صحیح روایت کیا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے تمکو دبا اور حنتم اور مزفت مین نبیذ سے منع کیا تھا سو آب پیو ہر برتن مین اسواسطے کہ برتن کسی چیز کو حرام یا حلال نہین کرتا ہو اور نہ پیو مسکر کو اور وہ جو حدیث ابن عباس مین صحیحین مین کہ آپ نے وفد عبدالقیس کو دبا اور حنتم اور مزفت اور نقیر کے ظروف سے ممانعت کی تھی سو منسوخ ہو اور تلچھٹ **ص** مکروہ ہو خمر کی تلچھٹ کا پینا اور اوسکو کنگھی مین کر کے بالون کو لگانا **ف** مراد کراہت سے حرمت ہو کذا فی الاصل **ص** لیکن تلچھٹ کا پینے والا جبتک مست نہووے تو اوسکو حد نہ پڑیگی **ف** اور خمر مین شرب قلیل سے حد ہو اسلیے کہ قلیل اوسکا داعی ہوتا ہو طرف کثیر کے اور یہ امر تلچھٹ مین نہین ہو تو اوس مین حقیقت سکر معتبر ہوگا کذا فی الاصل **مسائل ملحقہ** درمختار مین ہو کہ بھنگ اور افیون اور اجواین خراسانی اور جائپھل حرام ہو لیکن حرمت خمر سے اِن کی حرمت کمتر ہو سو اگر کوئی شخص ان مین سے کھاوے تو اوسپر حد نہین اگرچہ اوس سے مست ہو جاوے بلکہ اوسکو تعزیر دیجاوے اور رہایہ وغیرہ سے اجواین اور افیون کی حلت مفہوم ہوتی ہو اگر قلیل ہو جس سے سکر نہووے اور تمباکو کے باب مین علما مختلف ہوگئے بعض کے بیان سے حلت اور بعضون کے قول سے کراہت تنزیہی اور بعضون کی تقریر سے کراہت تحریمی مفہوم ہوتی ہو لیکن کراہت تحریمی کا قول مرجوح ہو اور کراہت تنزیہی اقرب ہو طرف حلت کے پس حلت کا قول راجح ہو اور یہی مستفاد ہو کتب شافعیہ سے اور موافق ہو اس اصل کے کہ اشیا مین اباحت اصل ہو اور وہ جو حدیث مین وارد ہو کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مسکر سے اور مفتر سے روایت کیا اوسکو احمد نے ام سلمہ سے تو اوس سے ممانعت تمباکو کھانے کی جو واسطے دوا کے ہووے اور قلیل ہو کہ اوس سے فتور پیدا نہووے نہین نکلتی اور یہی حکم ہو حقے کا واللہ اعلم بالصواب زمان ما و جسمین خمر مخلوط ہووے حرام ہو اور جو اور کوئی چیز مسکر مخلوط ہووے تو بنا بر مذہب امام صاحب کے درست ہو اور موافق مذہب امام محمد کے نادرست ہو اور اسی پر فتویٰ ہو اسلامی مین تحقیق کا اور احتیاط ہو

ص کتاب الصید

ف یہ کتاب ہو شکار کے بیان مین صید وہ حیوان متوحش ہو جسکا پکڑنا ممکن نہین مگر بحیلہ اور حلت صید کی غیر محرم کے لیے کلام اللہ سے ثابت ہو فرمایا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور فرمایا وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا یعنی جب تم حلال ہو یعنی محرم نہو تو شکار کرو اور فرمایا حرام کیا گیا تمپر شکار خشکی کا جب تم احرام مین ہو اور حدیث سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدی بن حاتم سے کہ جب تو اپنا کتا چھوڑے تو بسم اللہ کہہ پھر جب وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالے تو کھا اور جو وہ اوس مین سے کھالیوے تو نہ کھا روایت کیا اوسکو ائمہ ستہ نے اور منعقد ہوا اوسکی حلت پر اجماع **ص** حلال ہو شکار ہر دانت کچلی والے جانور اور ہر پنجہ والے پرند سے جیسے کتا باز وغیرہ **ف** بیان ہو معنی دانت والے اور پنجے والے جانور کے کتاب الذبائح مین پھر جان تو کہ سوئر مستثنی ہو اس سے اس لیے کہ وہ نجس العین ہو اور امام ابو یوسف نے استثنا کیا شیر کا بسبب اوسکے علو ہمت کے اور ریچھ کا بسبب خساست کے اور بعض نے چیل کو بھی ریچھ سے ملحق کیا ہو خساست مین اور ظاہر یہ ہو کہ کچھ حاجت استثنا کی نہین ہو اسلیے کہ شیر اور ریچھ کی تعلیم نہین ہو سکتی اسلیے کہ شیر عالی ہمت ہو وہ کسی کا کام نہین کرتا اور ریچھ دنی الطبع ہو وہ بھی کسی کا کام نہین کرتا تو حلت صید کی شرط نہین پائی جاتی کذا فی الاصل دلیل ہماری بین قول اللہ تعالیٰ کا ہو وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ یعنی حلال ہو تمھارے واسطے شکار جانورون کا جو زخمی کرتے ہین جنکو تعلیم کیا تمنے اور یہ مطلق شامل ہو ہر جانور کو دوسری